پروفیسر خالد شبیر احمد

منقبت خلیفۂ راشد، سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما

چرچا ہے فرش و عرش پہ جس جاں نثار کا
اک نام ہے، نام حسنؓ ذی وقار کا

اُن کے جلو میں خیریتِ صبح و شام تھی
رستہ ہے جن سے دیں میں رُکا انتشار کا

دھڑکن ہر ایک دل کی خیالوں پہ حکمراں
کس اوج پر ہے رتبہ شہِ کامگار کا

اُن کے بھی دم قدم سے ملا دین کو فروغ
باعث ہے جن کا نام دلوں کے قرار کا

بعد از علیؓ، حسنؓ ہی تو ملّت کا مان ہیں
سر جن کے در پہ خم ہے ہر اک تاجدار کا

انسانیت کو ناز ہے جن کے خلوص پر
سایہ تھا جن پہ رحمتِ پروردگار کا

تھا گفتگو میں حُسن تو حرفوں میں بانکپن
لفظوں میں تھا شکوہ کسی آبشار کا

دامن پہ اُن کے داغ نہ دھبہ کہیں پہ تھا
صدق و صفا بھی آئینہ اُن کے شعار کا

دیں کے لیے نثار کیا اپنی ذات کو
پرچم بلند کر دیا دیں کے وقار کا

لکھا ہوا ہے لوحِ صداقت پہ اُن کا نام
گُن گاتا ہے زمانہ اُسی طرحدار کا

تھے شانِ حیدری کی جلالت کے بھی امیں
ہر حرف جن کا ترجماں دیں کے شعار کا

ہر وصف ہر کمال کہے اُن کا برملا
بے شک ہیں عکس آپ علیؓ نامدار کا

تربیتِ بتولؓ کے معیار کو سلام
یہ سب صلہ تھا اُن کی نگہِ نور بار کا

نانا کی پیش گوئی پہ پورے اُتر گئے
پاسِ وفا تھا آپ کو دیں کے وقار کا

حق میں معاویہؓ کے خلافت بھی چھوڑ دی
لشکر بھی ساتھ اُن کے تھا ستر ہزار کا

اُن کی شجاعتوں کے ترانے فضاؤں میں
شہرِ جہاد بھی ہے اُسی شہر یار کا

ٹوٹے دلوں کو جوڑا اُن کے خلوص نے
کتنا بڑا ہے کام دُرِّ تابدار کا

سورج ہے اُن کے حسنِ جہاں تاب کا اسیر
اور چاند عکس اُن کے رُخِ ضَو فشار کا

پھولوں کے رنگ سارے ودیعت ہے آپ کی
ہر گل پہ ہے نکھار اُنھی کے نکھار کا

گزرے جہاں کہیں سے بہاروں میں رُت ڈھلی
ساری حیات جن کی تھی جھونکا بہار کا

خالدؔ کے دل کی دھڑکنیں اُن کو کہیں سلام
باعث ہے اُن کا عشق جذب و خمار کا